السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص پنجگانہ نماز ادا نہیں کرتا اور صرف جمعہ کی نماز امام بن کر پڑھاتا ہے، کیا ایسے آدمی کو امام بنانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پنجگانہ نماز فرض ہیں، ان کی فرضیت کا منکر بالاتفاق کافر خارج از اسلام ومباح الدم ہے اور اگر فرضیت کا تو قائل ہے لیکن غفلت اور سستی سے قصداً پنج وقتہ نماز نہیں پڑھتا تو ایسا شخص فاسق ہے۔ جیسا کہ یہ مذہب ہے امام مالک وامام شافعی وامام ابوحنیفہ کا، یا بحکم حدیث :

من ترک الصلوة متعمداً فقد کفر،،. وحدیث ''(1)

بین الرجل وبین الکفر ترک الصلوة،،. وحدیث ''(2)

العہد الذی بیننا وبینہم الصلوة، فمن ترکہا فقد کفر،، کافر ہے لیکن ایسا کافر نہیں کہ اسلام سے خارج از اسلام اور مباح الدم ہوجائے۔ اور یہی مذہب ہے عبداللہ بن المبارک واسحاق بن راھویہ وعلامہ شوکانی کا، اور امام احمد ''(3) سے ایک روایت میں یہی منقول ہے۔ (نیل الاوطار 1 369) اور یہی مذہب حق ہے، پس صورت مسئولہ میں ارباب اختیار کو چاہیے کہ ایسے فاسق شخص کو امامت جمعہ سے معزول کردیں۔

آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''لا یؤمن فاجر مؤمنا، إلا أن یقہرہ بسلطان یخاف سیفہ أو سوطہ،، (ابن ماجہ بسند ضعیف (1081)(1/343)، ''اجعلوا أئمتکم خیارکم،، الحدیث (دارقطنی بسند ضعیف 88/2). ''عَنْ أَبِي سَہْلَةَ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ-قَالَ أَحْمَدُ : مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ- أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا، فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ، وَرَسُولُ اللَّہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ : «لَا يُصَلِّي لَكُمْ»، فَأَرَادَ بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَہُمْ فَمَنَعُوہُ وَأَخْبَرُوہُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ، الحدیث (ابوداود). ''ولوقدموا فاسقا یأثمون، بناء علی أن کراہة تقدیمہ کراہة تحریم،، (کبیري) لیکن اگر ایسے شخص کے پیچھے بوقت ضرورت نماز پڑھ لی جائے تو جائز ہے، مثلا: وہ امام، حاکم شہر ہے یا رئیس ہے یا بادشاہ ہے۔ اگر اس کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے تو فتنہ پیدا ہوگا اور اس کے ہٹانے پر قدرت نہیں ہے ایسی حالت میں ایسے فاسق کے پیچھے نماز درست ہے، صحابہ کرام امراء جور (ظالم) کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں : ''والصلوة واجبة علیکم خلف کل مسلم، برا کان أو کان فاجرا، وإن عمل الکبائر،، (ابوداود، والدارقطنی 54/2) بمعناہ عن مکحول عن أبی ہریرة، وقال : لم یبق مکحول أبا ہریرة).

صلو خلف من قال لا الہ الا اللہ،، (دارقطنی بسند ضعیف 57/2، ''إذا کان الفاسق یوم الجمعة، وعجز القوم عن منعہ، قال بعضہم : یقتدی بہ فی الجمعة، ولا یترک الجمعة بامامتہ، وفی غیر الجمعة یتحول إلی مسجد آخر ولا یأثم بہ، ہکذا فی الظہریة،، (فتاوی عالمگیریة 1 68). (محدث ج : 8 ش : 6 شعبان 1359 اکتوبر 1940ء)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 371

محدث فتویٰ